ISSN(p): 1991-7007

ISSN(E): 2789-4657

اورینٹل کالج میگزین

جنوری تا مارچ ۲۰۲۲ء

مدیرِ اعلیٰ

غلام معین الدین

(معین نظامی)

جلد: ۹۷

شمارہ: ۱

شمارہ مسلسل

۳۶۳

۲۰۲۲ء/ ۱۴۴۳ھ

پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور۔ پاکستان

مقالہ نگاروں کے لیے ہدایات

اورینٹل کالج میگزین، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور (پاکستان) سے شایع ہونے والا سہ ماہی تحقیقی مجلہ ہے۔ یہ مجلہ ۱۹۲۵ء سے بغیر کسی تعطل کے شایع ہو رہا ہے۔ اس میں مشرقی علوم و آداب کے مختلف پہلوؤں کو محیط تحقیقی مقالے شایع ہوتے ہیں۔ یہ میگزین ہائر ایجوکیشن کمیشن آف پاکستان (HEC) سے منظور شدہ ہے۔ میگزین میں شامل ہر مقالہ منظوری کے لیے تین ماہرین کے پاس رائے کے لیے بھیجا جاتا ہے اور مقالہ نگار کا نام صیغۂ راز میں رکھا جاتا ہے۔ مقالے کی جانچ سے قبل اس کے معیار کو ادارتی کمیٹی پرکھتی ہے۔ ہر مقالہ ایک مقامی اور دو علمی طور پر ترقی یافتہ غیر ملکی ماہرین کو جانچ کے لیے بھیجا جاتا ہے۔ مقالہ نگار کو ماہرین کی آرا سے آگاہ کیا جاتا ہے اور اگر ماہرین نے مقالے میں کوئی کمی بیشی تجویز کی ہو تو مقالہ نویس کو ایک مقررہ مدت میں ضروری ترمیم و اضافہ کے ساتھ مقالے کو دوبارہ جمع کرانا ہوتا ہے۔

مقالہ بھیجتے وقت ان امور کا خاص خیال رہے: ا) مقالہ اصلی مواد پر مشتمل ہو یعنی نقل نہ ہو، ب) جن محققین کے کام سے استفادہ کیا گیا ہو، ان کا مکمل حوالہ دیا جائے، ج) میگزین کے لیے جمع کرایا جانے والا مقالہ کہیں اور اشاعت کے لیے نہ بھیجا گیا ہو۔ مقالہ نگار کے لیے میگزین کمیٹی کا تصدیق نامہ پر کرنا ضروری ہے۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن کی ہدایت کی روشنی میں مقالہ چربہ سازی/ نقل سے پاک ہونے کی ضمانت پر ہی شایع ہوگا۔

مسودے کی تیاری: میگزین کے لیے اردو میں تحریر کردہ مقالے قبول کیے جاتے ہیں۔ مقالہ فونٹ سائز ۱۴ سنگل سپیس مارجن کا حامل ہونا چاہیے۔ سرورق پر مقالہ نویس کا مکمل نام اور ادارے کا پتا نیز ڈاک کا مکمل پتا مع ای میل اور ٹیلی فون نمبر درج ہونا چاہیے۔ مقالہ نویس کا نام اور پتا فقط ٹائٹل پر ہونا چاہیے۔

تلخیص اور حوالے کا طریق کار: تلخیص بہ زبان اُردو اور انگریزی ۱۲۰ تا ۱۵۰ الفاظ پر مشتمل ہونی چاہیے۔ تلخیص مقالے کا ایک جامع خلاصہ ہوتی ہے نہ کہ فقط مقالے کے نتائج۔ حوالوں اور کتابیات کے اندراج کے لیے اورینٹل کالج میگزین کا مروجہ طریقہ کار ملحوظ رہے۔ اس کا نمونہ سہولت کے لیے شامل کیا جا رہا ہے:

کتاب کا حوالہ:

۱۔ ناصر عباس نیر، ثقافتی شناخت اور استعماری اجارہ داری (لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۱۴ء)، ۱۱۷۔

۲۔ عارف نوشاہی/ محمد اکرام چغتائی، فہرست مخطوطات آزاد (لاہور: پنجاب یونیورسٹی شعبہ اردو، ۲۰۱۰ء)، ۲۵۔

۳۔ رجب علی بیگ سرور، فسانہ عجائب، مرتبہ رشید حسن خاں (نئی دہلی: انجمن ترقی اردو، ۲۰۰۹ء)، ۱۲۵۔

۴۔ انصاراللہ(مرتب)،جامع التذکرہ، جلد سوم(نئی دہلی: قومی کونسل برائے زبان، س ن)،۹۰۔

۵۔ مخمور سعیدی، محمد زمان آزردہ، شین کاف نظام(مرتبین) ڈاکٹر کیول دھیر۔ ادبی سفر کے پچاس برس (دہلی:ایجوکیشنل پبلشنگ ہاوس، ۲۰۰۷ء)،۱۲۰۔

۶۔ ڈیوڈ ہاروے [DAVID HARVEY]، THE NEW IMPERIALISM (اوکسفرڈ،یونیورسٹی پریس،۲۰۰۳ء)،۸۵۔

فہرست ماٰخذ/کتابیات میں اندراج:

انصاراللہ(مرتب)۔ جامع التذکرہ۔ جلد سوم۔ نئی دہلی: قومی کونسل برائے زبان، س ن۔

رجب علی بیگ سرور۔ فسانہ عجائب۔ مرتبہ رشید حسن خاں۔ نئی دہلی: انجمن ترقی اردو،۲۰۰۹ء۔

ڈیوڈ ہاروے [DAVID HARVEY]۔ THE NEW IMPERIALISM۔ اوکسفرڈ،یونیورسٹی پریس،۲۰۰۳ء۔

مخمور سعیدی، محمد زمان آزردہ، شین کاف نظام(مرتبین)۔ ڈاکٹرکیول دھیر۔ ادبی سفر کے پچاس برس۔دہلی:ایجوکیشنل پبلشنگ ہاوس،۲۰۰۷ء۔

ناصر عباس نیر۔ ثقافتی شناخت اور استعماری اجارہ داری ۔لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۱۴ء۔

نوشاہی،عارف/چغتائی، محمد اکرام۔ فہرست مخطوطات آزاد ۔لاہور: پنجاب یونیورسٹی شعبہ اردو، ۲۰۱۰ء۔

مضمون کا حوالہ:

۱۔ امجد علی شاکر، ''مسدس حالی اور اقبال''، مشمولہ بازیافت، شمارہ ۲۸ (لاہور: جنوری۔جون ۲۰۱۶ء)،۵۷۔

۲۔ خورشید رضوی،''یادیں انتظار صاحب کی''، مشمولہ مخزن،شمارہ۳۲(لاہور:۲۰۱۶ء)،۱۰۔

فہرستِ ماٰخذ/کتابیات میں اندراج:

رضوی،خورشید۔''یادیں انتظار صاحب کی''، مشمولہ مخزن۔شمارہ۳۲۔لاہور:۲۰۱۶ء۔صفحات کا شمار۔

شاکر،امجد علی۔''مسدس حالی اور اقبال''، مشمولہ بازیافت، شمارہ۲۸۔لاہور: جنوری۔جون ۲۰۱۶ء۔صفحات کا شمار۔

برقی مآخذ (Online Sources)

متعلقہ ویب سائٹ کا نام، استفادے کی تاریخ اور اگر ممکن ہو تو جس مضمون کا حوالہ دیا گیا ہے، اس کا عنوان اور اس کے مصنف کا نام بھی شامل کیا جائے۔

مصطفی آفریدی، ''بڑے دادا''، ۲۰ ستمبر ۲۰۲۱ء،

https://www.humsub.com.pk/420897/mustafa-afridi-17(۲۴ ستمبر ۲۰۲۱ء)

ندیم احمد انصاری، ''خصوصیات مضامین سر سید''، ۱۶/ اکتوبر ۲۰۲۰ء

https://www.baseeratonline.com/122624#google_vignette (۲۴ ستمبر ۲۰۲۱ء)

فہرست مآخذ/ کتابیات میں اندراج:

آفریدی، مصطفی۔ ''بڑے دادا''۔ ۲۰ ستمبر ۲۰۲۱ء۔

https://www.humsub.com.pk/420897/mustafa-afridi-17۔ ۲۴ ستمبر ۲۰۲۱ء

انصاری، ندیم احمد۔ ''خصوصیات مضامین سر سید''۔ ۱۶/ اکتوبر ۲۰۲۰ء۔

https://www.baseeratonline.com/122624#google_vignette ۔ ۲۴ ستمبر ۲۰۲۱ء

ای میل ایڈریس:(editor.ocm@pu.edu.pk)، **فون:** 042-37356515

ڈاک کا پتا: ایڈیٹر اورینٹل کالج میگزین، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، علامہ اقبال کیمپس، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مندرجات

-	اداریہ		۰۷
۱۔	عرضِ حال، شکوہ اور جواب شکوہ کا تقابلی مطالعہ	عبدالشکور شاکر	۰۹
۲۔	آفرین لاہوری کے فکر و فن پر صائب تبریزی کے اثرات	گوہر اقبال	۳۷
۳۔	معاصر فارسی شاعری پر سبک ہندی کے اثرات	شاہدہ عالم	۶۳
۴۔	تقابلِ کلامِ مصحفی در "تذکرۂ ہندی"	زاہرہ نثار	۸۳
۵۔	داستانِ امیر حمزہ بہ طورِ رزمیہ	درخشاں لیاقت	۹۷
۶۔	مغلیہ عہد میں کشمیر میں فارسی ادب	شبنم گل / خواجہ زاہد عزیز	۱۱۱
۷۔	اردو افسانے پر عالم گیریت کے اثرات	طاہرہ فاطمہ	۱۲۵
۸۔	زبانوں کی قواعدی یا صوری تقسیم اور اُردو	عامر رشید	۱۴۵
۹۔	درست املا کی ضرورت و اہمیت: ایک جائزہ	ہارون	۱۵۹
۱۰۔	سرائیکی لُغت نویسی: آغاز و ارتقا	عصمت اللہ / محمد ممتاز خان	۱۶۹
-	اُردو خلاصے		۱۸۱

اداریہ

اورینٹل کالج میگزین ۲۰۲۲ء کا پہلا شمارہ (جلد ۹۷، شمارہ ۱، جنوری تا مارچ) پیشِ خدمت ہے۔ حسبِ معمول شمارہ دس مقالوں پر مشتمل ہے۔

مولانا الطاف حسین حالی کی 'عرضِ حال' اور علامہ اقبال کی 'شکوہ' اور 'جوابِ شکوہ' تین ایسی نظمیں ہیں جن کا مرکزی خیال مسلمانانِ برصغیر پاک و ہند کا قومی اور ثقافتی احیا ہے۔ 'عرضِ حال'، 'شکوہ' اور 'جوابِ شکوہ' ہئیت کے اعتبار سے تو مختلف ہیں مگر ان کا موضوع مشترک ہے۔ شمارے کا پہلا مقالہ حالی اور اقبال کی انھی تین نظموں میں پائے جانے والے اشتراکات و انفرادیات کا تحلیلی مطالعہ ہے جسے عبدالشکور شاکر نے سپردِ قلم کیا ہے۔ آفرین لاہوری برصغیر پاک و ہند کے درویش منش فارسی شاعر ہیں۔ وہ صائب تبریزی کے فکر و فن سے بہت متاثر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے کلام پر صائب کے اثرات نمایاں ہیں۔ گوہر اقبال نے آفرین اور صائب کے فکری و فنی اشتراکات کو موضوعِ تحقیق بنایا ہے۔ فارسی زبان و ادب کے حوالے سے اہلِ برصغیر کا حصہ قابلِ قدر ہے۔ مقامی اور ایران سے آئے شاعروں نے نازک خیالی، مضمون آفرینی اور خیال بندی جیسی خصوصیات کا حامل منفرد انداز فارسی شاعری میں متعارف کروایا جسے سبکِ ہندی کا نام دیا گیا۔ سبکِ ہندی کی مقبولیت کا اندازا معاصر فارسی شعرا کے ہاں اس کی نفوذ پذیری سے لگایا جا سکتا ہے۔ شاہدہ عالم نے سبکِ ہندی کے اثرات کا جائزہ جدید فارسی شعرا کے کلام کی روشنی میں لیا ہے۔

غلام ہمدانی مصحفی فارسی اور اردو کے زود نویس شاعر اور تذکرہ نگار ہیں۔ ان کے **تذکرۂ ہندی** اور **دیوان** میں موجود کلام میں بعض اختلافات ہیں۔ زاہرہ نثار نے انھی متنی اختلافات کو موضوعِ مقالہ بنایا ہے۔ درخشاں لیاقت نے داستان امیر حمزہ کا مطالعہ بہ طور رزمیہ کیا ہے۔ داستان کے کردار روایتی اور سادہ ہیں۔ اگرچہ جدید ذہن کو اس داستان میں کوئی خاص کشش محسوس نہیں ہوتی مگر یہ داستان قدیم عہد میں انسانی بود و باش، سوچنے سمجھنے کے انداز، عرب ذہنیت و تہذیب وغیرہ کا نہ صرف ایک نفسیاتی مطالعہ پیش کرتی ہے بل کہ دل چسپ معلومات بھی فراہم کرتی ہے۔

مغلیہ سلطنت سے الحاق کے بعد کشمیر میں فارسی زبان و ادب کا زریں عہد شروع ہوتا ہے۔ اس عہد میں فارسی کے کئی نام ور ادیب اور شاعر سامنے آئے۔ شبنم گل اور خواجہ زاہد عزیز کے اشتراک سے لکھے گئے مقالے میں مغلیہ عہد میں کشمیر میں فارسی زبان و ادب کی صورتِ حال کا جائزہ لیا گیا ہے۔

عمومی طور پر اب عالم گیریت کوئی نیا مظہر نہیں رہا ہے مگر لسانی و ادبی حوالوں سے اس کی تازگی بالخصوص اردو زبان و ادبیات کے حوالے سے اب بھی قائم ہے۔ طاہرہ فاطمہ نے اپنے مقالے میں جدید اردو ادب خاص کر افسانے پر عالم گیریت کے اثرات کا جائزہ زبان، موضوع، مواد، ہئیت اور اسلوب کے تناظر میں لیا ہے۔ قواعدی یا صوری اعتبار سے دنیا کی زبانوں کو چار بڑے گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ بعض محققین نے اردو کو تالیفی جب کہ بعض نے اسے تحلیلی گروہ میں شمار کیا ہے۔ عامر رشید نے اردو کے حوالے سے ارتقاے لسان کے چاروں مراحل یا گروہوں کا تقابلی جائزہ پیش کیا ہے۔ کسی بھی زبان کے فروغ میں اُس کی درست املا کا کردار بنیادی ہوتا ہے۔ اُردو ہماری قومی زبان ہے۔ قومی ہم آہنگی اور اُردو کے فروغ کے لیے ضروری ہے کہ اسے درست املا کے ساتھ لکھا جائے۔ ہارون نے اپنے مقالے میں درست املا کی اہمیت و ضرورت کو مرکزِ تحقیق بنایا ہے۔ شمارے کا آخری مقالہ سرائیکی لغت نویسی کے آغاز وارتقا کے حوالے سے ہے جسے محمد ممتاز خان اور عصمت اللہ نے بہ اشتراک قلم بند کیا ہے۔

اورینٹل کالج میگزین کے اس تازہ شمارے کے مندرجات کا مختصر تعارف کرواتے ہوئے ہم آپ کو دعوتِ مطالعہ دیتے ہیں، اور اہلِ علم و تحقیق کو اس موقر جریدے کے لیے اہم قدیم وجدید موضوعات پر مقالہ نگاری کی درخواست کرتے ہیں۔

ادارہ